

# نغمہ و آنگ اور بغاوت



باب دیلن ۱۹۶۷ء میں ایک کنسٹرٹ کے دوران ناک ان آن ہیونس ڈور گاتے ہوئے وہ شہری حقوق تحریک سے پیدا ہونے والے مشہور گلوکاروں اور نغمہ نگاروں میں سے ایک ہیں اور انہوں نے ویت نام جنگ کے خلاف بھی احتجاج کیا ہے۔

نغمہ میں بیدارانہ قتل کے بعد روح فرساد بھی مختصر میان کیا گیا ان دوقوں کے درمیان رہا آج بھی جاری ہے۔

درہل امریکہ کی تاریخ میں شہری حقوق کی تحریک ایک موز ہے۔ ”کالی لاشیں جھول رہی ہیں جنوب سے آئے والی ہواؤں تھیں۔ اس تحریک کے لیدروں نے غالی کے خاتمے کے علم میں، ”جانے پہچانے ہیزوں سے کہے بچل یہ لائتے ہیں۔“ پہلے ”کے طرز پڑھی۔ اس کے کوس کی آخری لائن تھی ”فارودی برواروں پیچے ہیریٹ شب میں اور فریلریک ڈوگاس کے القاظ ہیسوں صدی میں امریک جنوب نسلی علیحدگی کے سخت واقعین سے یومنیں میکس اس اسڑوگ!“ اس کا مقصد محنت کشوں میں تحریک پیدا کرنا تھا کہ وہ شہجوں اور کارپوریشنوں کے مقابلے میں ایک متحده مجاز بنا سکیں۔ وہی گوئھری چھے لوک موسیقاروں نے ”سالینہ ریئنی فار ایجڑا“ اور دوسرے غمات گا گر محنت کشوں کو اکسالیا کوہہ مظالم ہوں، یعنیں ہائی اس کے بعد راست چلتے دوچار ہوا۔ بالی کے موسیقاروں نے غالی کے زمانے کے روحاںی اور عام ڈے جب اس نغمہ کو ریکارڈ کر چکیں تو ان کے مارک کولمبیا ریکارڈس اس کو جیز کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کو جنوب کے سامنے اس کو جیز کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کو جنوب کے سامنے اس کی طرف سے رعل کا اندیش تھا۔ کولمبیا نے کچھ دروٹاک حد تک پریشان کن نغمہ ”اٹریٹ چر فروٹ“ کو ریکارڈ کر کرے۔ سیاست اور آرٹ کے درمیان حدفاصل وحدنا لائی اور کریا۔ ابتداء سے یوس ایٹھیں نے ایک نغمہ کے طور پر لکھا تھا جو کنیاراک میں ایک بیوی بائی اسکوں پیچ کا قلبی نام تھا۔ اس نغمہ کو اپنے انتہائی مشہور طرز میں ریکارڈ کرایا۔ ۱۹۵۰ء والے برسوں اور اس کے بعد کے برسوں میں بہترے موسیقاروں نے اپنی موسیقی اور پیغام کو اپنی پرزو اور موثر بنانے کے لیے ”اٹریٹ چر فروٹ“ کے بائی ڈے کے طرز کو اختیار کیا۔

جاد گلوکار بیلی ہالی ٹی کے جنوب میں سیاہ قلام امریکیوں پر ظلم و ستم کے بارے میں روح فرسانی استریمنج فروٹ نے دیگر موسیقاروں پر بھی اثر دالا۔ بہترے ہم ہصروں کی طرح انہوں نے بھی دیت نام کی جنگ کے خلاف احتجاج کیا۔ بائیز کے والد میکن کن تھے اسی وجہ سے بائیز کو اپنی جوانی کے زمانے میں سخت نسلی ایضاں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اکثر بسپا نوی آبادیوں کے لیے نفر سرائی کرتی۔ ان غمات

میں سے کئی نغمے اب بھی امریکہ مجرم کے میسانی کلیساوں میں گائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض بھیے کہ ”آئی شل ناٹ بی مودو“ اور ”وی شل اور کم“ آگے چل کر شہری حقوق اور محنت کشوں کے حقوق کی تحریکوں میں شامل کر لیے گئے۔ مختلف طرز موسیقی سے تعلق رکھنے والے بہترے فنکاروں نے جن میں جانی کیش، ایالائز جر الہ اور جوان بائیز شامل ہیں اپنے اپنے طور پر ان کی ریکارڈ نگ کرائی۔

مزدوں تحریک نے اپنے مقاصد کے لیے مشہور روحاںی غمات اور ترانوں کی بیت پدل دی۔ وہ تحریک ہیسوں صدی کے نصف اول میں اپنے انتہائی عروج پر تھی۔ سو شلاست پارٹی نے ۱۹۰۰ء اور ۱۹۲۰ء کے درمیان ایجین وی ڈبس کو پاچ بار صدارتی

ملکوں میں

مزدوں

کے مقابلے میں

اکٹھی

کے مقابلے میں

کوئی نہیں

کوئی نہیں

ریچل بی کرافورڈ



**امریکہ احتجاج کی پیداوار ہے اور امریکیوں نے ہمیشہ جنسی تعریق، شہری اور محنت کشوں کے حقوق، صارفیت، جنگ اور وطن پرستی کے متعلق اپنے پیغامات کی ترسیل کر لیے موسیقی سے کام لیا ہے۔**

محنت کشی سے لے کر حق رائے دی اور جنگ بھی امریکہ کے سفر میں احتجاج، مظاہرے، شہنشاہیت سے ۱۳۱۳ء کی تو آبادیوں پر فرمائروائی کے متعلق اعتمادات کے پر اس مطابق سے انتہا اور احتجاج کو بھی اور سیول نافرمانی کی بیانی دیشیت رہی ہے۔ فون احتجاج کا تھیں۔ نماہنگی کے بغیر نیکس ایک اسکی صورت حال تھی کہ ناقابل تھی احتجاق قرار دیا گیا۔ امریکہ کے سب سے پرانے بربطاں پارلیمنٹ میں نماہنگی کے بغیر نیکس ایک اسکی صورت حال تھی کہ ناقابل تھی احتجاق قرار دیا گیا۔ امریکہ کے سب سے پرانے ناگزیر و سلیمانی اور موتیقی اس وقت سے چیل پیش رہی ہے۔ عائد تھا اور وہ دیگر اعتبارات سے بھی حقوق انسانی سے محروم تھیں۔ اسی دور کی پیداوار ہے۔

تھے۔ اس کے خلاف تو آبادیوں نے بغاوت کر دی۔ آزادی کا قلام جنم حالت میں بجا تھا اس کے رعل کے طور پر وہ دو ایک ایسی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا جس میں شاہزادیوں کی کھیتوں اور کلیساوں کی جگہ گاتے۔ ان



## غلامی

ameriky لوک موسیقار جوان بائیز و اشنکن ذی سی میں ۱۹۴۳ء میں بیول حقوق مارچ کے دوران اپنا نغمہ پیش کرتی ہوئیں۔

ameriky لوک موسیقار جوان بائیز و اشنکن ذی سی میں ۱۹۴۳ء میں بیول حقوق مارچ کے دوران اپنا نغمہ پیش کرتی ہوئیں۔



لوک موسیقار ووڈی  
گوتھری، جنہوں نے سالیڈریشی  
فار ایور گایا ہے، مزدوروں کو  
اپنے حقوق حاصل کرنے کی  
تلقین کرتے ہوئے۔

میں ”وی شل ناٹ بی مودو، تو نوز مودو بین“ جیسے عقیدت ہے۔ ہپ ہوپ کے برگس، جو شیویارک سنی اور اس کے باہر مندانہ نغمات کے بسا توی ترستے بھی شامل تھے۔ شہری حقوق کی سمجھ پہنچنے سے پہلے ساٹھ بروگس میں ارتقا پذیر ہوا، پنک اپنی تحریک کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی بہترے فنکاروں ابتداء سے ہی بالقدر دیکھیل ہے۔ اس کی موسیقی پنک ٹکٹکر کی نے ڈیلن کے طرز کو اختیار کیا، ان میں لوک موسیقار اور راک زبردست مثال ہے، تیز، ناہموار اور بہم۔ گرین ڈے جیسے معاصر گروپ پنک طائفوں کی مثال میں جھنوں نے ایک عرصہ اینڈ روک موسیقار بھی شامل تھے۔

پہلے ایسے ابم تیار کیے جو سیاسی اور سماجی تنقیدوں سے بہت تھے۔ ۱۹۶۰ کے عشرے کے آخری برسوں کے دوران شورشوں سے امریکی ٹکٹکر میں نمایاں تغیری برپا ہوا۔ اجتماعی موسیقی لوک امریکی کی ساری تاریخ میں موسیقی کے طرز اور سیاسی اور سماجی تحریکات دوش بدلوں رہتی ہیں۔ برسوں اپر ٹکٹکشن، وی ڈی کی چکس اور پنک موسیقی میں بدلتی ہی۔ ہپ ہوپ کا ارتقا ساٹھ بروگس میں ۱۹۷۰ کے برسوں میں ہوا اور ۱۹۸۰ کے برسوں جو امریکی زندگی پر تصوروں سے بھری ہوئی تھی۔ امریکی اجتماعی موسیقی کی روایت کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اسے آزادی تقریر، حق اجتماع دونوں معاملوں میں امریکی آئین میں پہلی ترتیب کا شفافی مظہر سمجھتے ہیں۔

#### 4

ریکل بی کرافورڈ میمنی میں امریکی نائب قونصل ہیں۔

#### مزید معلومات کے لئے:

بیٹل ہیمن اف دی ری پبلک

<http://memory.loc.gov/diglib/ihas/loc.natlib.ihas.200000003/default.html>

ایوجن وی. ڈبس

<http://www.eugenevdebs.com/>

استرینج فروٹ از بیلی ہالی ڈے

<http://www.youtube.com/watch?v=h4ZyuUly92s>

وی شیل اور کم از جوان بائیز

<http://www.youtube.com/watch?v=RkNsEH16G70>

بروس اسہرنگٹین، مام انجلس، کیلی فورنیا میں ۱۹۸۵ میں بارن ان دی یو ایس اے ”گاتے ہوئے یہ گانا لیفت، رائٹ اور سینٹر کی سیاسی تحريك کا حصہ بن گیا۔

